ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

دورانِ نماز یا تراویح میں قرآن کریم کو مصحف یا موبائل میں دیکھ کر پڑھنا اور نماز پر عملِ کثیر کا اثر

During Prayer or Tarawih, Reading the Quran from a Mushaf or Mobile and its Effect on the Prayer and Excessive Actions

Hafiz Haroon Ahmad*
Visiting Lecturer Govt. Graduate College Civil Lines Sheikhupura.

Abstract
The Holy Quran is such a great blessing from Allah Almighty for all of humanity that no wealth in the world, no matter how vast, can equal it. It is a remedy for all ailments, and reciting it, listening to it, looking at it, acting upon it, or serving in any way to spread its message is a tremendous honor and success in both this world and the hereafter. What are the etiquettes for listening to the Holy Quran? The Quran itself has explained that when the Quran is recited, listen attentively and remain silent. If the Holy Quran is listened with proper manners, it is both worship and Sunnah, and is equal in reward to reciting it. The article under consideration explain an important issue regarding the Holy Quran. In the past years, the trend of reading and listening to the Holy Quran while looking at it during Tarawih prayer was very low, but now it has been observed that this trend is increasing significantly. The imam masjid is reciting the Holy Quran by looking at it and the listeners are also listening by looking at it. However, an important means of preserving the Quran through oral memorization. Allah Almighty has arranged for the preservation of the Quran from the hearts of the memorizers. If we limit ourselves to reading the Quran while looking at it, it will cause a lot of harm. There is no example of reading the Quran while looking at it in the prayer, there is no evidence in the Quran and Sunnah, so we should recite as much as we can remember orally. Reading the Quran in the prayer by looking at it can lead to a lack of attention to memorizing the Quran, the trend that has emerged among the Ummah towards memorizing the Quran can decrease, negligence and carelessness can arise in memorizing it.

Keywords: Quran, Movements, Humility, Submission, Memorization, Jurisprudence

تعارف

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی محترم اور مقدس کتاب ہے جو جن و انس کی رہنمائی و ہدایت کے لیے نازل کی گئی ہے۔ اس کا پڑھنا باعث ثواب و اجر ہے اور اس کو اپنی زندگیوں پر نافذ کرنا تقرب الی اللہ اور اخروی نجات کا ذریعہ ہے۔ تلاوت کیے ہوئے حصہ کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ تلاوت کے دوران اللہ رب العزت کے عذاب سے ڈر کر رونا مستحب عمل ہے۔ قرآن کریم کے آداب میں سے ہے کہ جب تلاوت ہو رہی ہو تو کامل خاموشی اور پوری توجہ سے سننا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِذَا

* Email of corresponding author: hafizharoonkhan@gmail.com

قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُواْ لَهُ وَأَنصِتُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ[1]﴾" اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔

آج کل عموماً دیکھنے میں آرہا ہے کہ نماز تراویح کے دوران مقتدیوں کی طرف سے قرآن کریم کھول کر سننا عام ہوتا چلا جارہا ہے جس کی وجہ سے کئی مسائل پیدا ہونے کا خدشہ ہے، ایک وجہ تو یہ ہے کہ ساتھ کھڑے نمازی کی توجہ بھی قرآن کریم یا موبائل سے سننے کی صورت میں اس طرف مائل ہو جاتی ہے اور خشوع و خضوع میں خلل واقع ہوتا ہے۔ تراویح کے دوران قرآن مجید کے اوراق کو بار بار پلٹنا اور پھر رکوع و سجود کی حالت میں قرآن حکیم کو رِیل پر رکھا جاتا ہے اور اگر موبائل سے سنا جارہا ہے تو بار بار جیب میں ڈالا جاتا ہے اور پھر اس عمل کو اختتام تراویح تک کثرت سے دہرایا جاتا ہے۔

قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ کریم نے لیا ہے، قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ[2]﴾ حاملین قرآن کو مبارک ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں یہ امتیازی وصف عطا فرمایا کہ ان کے سینوں کو حفاظتِ قرآن اور ان کی زبانوں کو صحیح قراءت کے لیے چنا ہے، انہیں چاہیے اس کی قدر کریں اور جو ذمہ داری انہیں سونپی گئی ہے اس کا ادراک کریں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله[3]۔ یعنی لوگوں کی امامت وہ کرائے جو کتاب اللہ کا سب سے زیادہ حافظ ہو۔ اب اگر دورانِ نماز قرآن کریم کی دیکھ کر قراءت کی جائے گی تو اس سے حفاظ میں لاپرواہی پیدا ہو گی اور اُمت مسلمہ کے متوارث طریقہ کی بھی خلاف ورزی ہو گی۔ زیرِ نظر آرٹیکل میں مذکورہ مباحث کا احاطہ کیا گیا ہے، یعنی دورانِ نماز قرآن کریم کی قراءت دیکھ کر کرنا کیسا ہے اور اس کی وجہ سے عملِ کثیر ہوتا ہے، اس عمل کی شرعی حیثیت کو دیکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی دیکھنا ہے کہ نماز کے دوران عملِ کثیر ہونے کی وجہ سے نماز پر کیا اثر پڑتا ہے۔ مذکورہ مسائل کو قرآن و سنت، اقوالِ سلف اور کتبِ فقہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

آج کل اکثر جگہوں اور حلقوں میں نمازِ تراویح قرآن دیکھ کر قراءت کرنے کا اور سامع کے ساتھ اکثر مقتدیوں کا قرآن دیکھ کر سننے کا رواج عام ہوتا چلا جارہا ہے۔ خاص کر عرب ممالک میں یہ عمل عام ہو چکا ہے اور اب برصغیر خاص کر پاکستان کی مساجد میں بھی یہ وبا عام ہو چکی ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ نمازِ تراویح کا یہ طریقہ حفاظتِ قرآن کریم کے لیے اور حفاظ کرام کے لیے سمِ قاتل سے کچھ کم نہیں، اس امر سے حفاظتِ قرآن کا ایک اہم ذریعہ کافی حد تک متاثر ہو جائے گا، کیونکہ حفاظتِ قرآن کے لیے اللہ کریم نے دو طریقے اختیار فرمائے، ایک صحیفہ، دوسرا حفاظ کے سینے۔ دوسرا ذریعہ تو دینِ اسلام کے خاص امتیازات میں سے ہے، قرآن حکیم کا یہ عظیم الشان اور بے نظیر طریقہ پہلی اقوام میں نہیں پایا جاتا، آج اُمت مسلمہ تک اگر قرآن کریم من و عن پہنچا ہے تو اس میں کتاب سے زیادہ حفاظ کے سینوں کا دخل ہے۔

اسی لیے فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حامل القرآن حامل راية الإسلام" ۔ حافظ قرآن درحقیقت اسلام کا علمبردار ہے[4] "۔ اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حفاظتِ قرآن کا پہلا ذریعہ سینہ بہ سینہ کا کیا مقام و مرتبہ ہے۔ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانے کا مقصد و منشاء یہ ہے کہ اگر حفظ قرآن میں کمی واقع ہو جائے گی تو اسلام کی شان و شوکت میں کمی و کجی آجائے گی۔ مذکورہ بالا مسئلہ "نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا اور سماعت کرنا" اس بات کا لحاظ نہ کرتے ہوئے کہ یہ عمل جائز بھی ہے

یا نہیں، حفاظتِ قرآن میں حدِ درجہ دخل ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے قرآن کریم کو حفظ کرنے میں صرفِ نظر اور بے اعتنائی پائی جا سکتی ہے۔ اُمت میں جس قدر ذوق وشوق سے قرآن کریم کو حفظ کرنے کا رجحان ہے اس میں کمی پیدا ہو جائے گی۔ مزید بر آں حفاظ میں لاپرواہی اور غفلت پیدا ہو سکتی ہے جس کے کئی نتائج نکل سکتے ہیں، ایک نتیجہ تو یہ نکلے گا کہ اوپر بیان کردہ دین اسلام کا امتیاز ملیا میٹ ہو جائے گا اور نعوذ باللہ قرآن کریم حفاظ کے سینوں سے نکل کر یا ہٹ کر صرف صحیفوں تک ہی محدود ہو جائے گا۔

زیرِ نظر مسئلہ ایک رُخ تو یہ ہے جس کا تعلق دین سے ہے اور قوم سے بھی ہے۔ اس کا دوسرا رُخ یا پہلو یہ ہے کہ نماز میں قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنا یا سننا جائز بھی ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں کتاب وسنت سے کیا رہنمائی ملتی ہے یا اسلام میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟ کتب فقہ سے ہمیں کیا رہنمائی ملتی ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟ یہ ایک تفصیل طلب گفتگو ہے، جس کو آئندہ صفحات میں مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

نمازِ تراویح میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا، قرآن وسنت کی روشنی میں

قرآن میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ[5]﴾ پس آپ اپنا رخ ابھی مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجئے"۔

اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ قرآن مجید امام صاحب کی دائیں جانب رکھا ہوا ہوتا ہے۔ سورۃ الفاتحہ کی قراءت سے فراغت کے بعد امام اپنی دائیں جانب رکھے ہوئے قرآن کریم کی متوجہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے پیچھے کھڑے ہوئے دیکھنے والے یہ محسوس کرتے ہیں کہ امام کا چہرہ بالکل سیدھا قبلہ کی طرف نہیں ہے بلکہ دائیں جانب رکھے ہوئے قرآن حکیم کی طرف ہے حالانکہ استقبال قبلہ میں مرکزی کردار انسان کے چہرے کا ہوتا ہے کیونکہ پورے انسانی ڈھانچے میں چہرہ ہی نمائندگی کرتا ہے، کمالِ ادب یہی ہے کہ انسان کے ایک ایک عضو کا استقبال ہو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صلوا کما رایتمونی اصلی[6] اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو نبی کریم ﷺ کے مکی ومدنی دورِ نبوت میں کہیں بھی یہ ثابت نہیں آپ ﷺ نے یا آپ ﷺ کی موجودگی میں صحابہ کرامؓ نے کبھی نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھا ہو، یہاں تک ہے کہ ابتدائی زمانہ نبوت میں نماز میں بات کرنے کی اجازت تھی لیکن پھر بھی قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنا ثابت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لیلنی منکم اولوا الارحام والنھی[7] نماز میں میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو سمجھدار اور صاحبِ علم ہیں"۔ اگر دورانِ نماز قرآن حکیم کو دیکھ کر پڑھنے کی اجازت ہوتی تو پھر اس حدیث مبارکہ کی کوئی ضرورت یا مطلب نہیں بنتا، یہ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث میں اُمت کے لیے واضح ہدایت اور تعلیم دے دی گئی کہ امام کے پیچھے اور قریب وہ لوگ کھڑے ہوں گے جو صاحبِ فہم اور صاحبِ علم ہوں تاکہ اگر امام سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو یہ لوگ لقمہ دیں گے اور بھول چوک کی تلافی کریں گے۔ اب اس بات سے یہ امر واضح ہو گیا کہ اگر قرآن دیکھ کر پڑھنے کی اجازت ہوتی تو نبی کریم ﷺ یہ حکم نہ فرماتے۔ الغرض آپ ﷺ کا یہ فرمانِ عالی شان کنایے اور اشارے میں قرآن حکیم کو دیکھ کر پڑھنے کی ممانعت کی طرف دلالت کر رہا ہے۔

قیام کی حالت میں مستحب ہے کہ نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو، کیونکہ اس سے خشوع وخضوع کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور دلجمعی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنے کی صورت میں نظر یقیناً قرآن حکیم کے حروف وصفحات پر ہو گی، جس کی وجہ سے نماز کا ایک اہم

ادب ختم ہو جائے گا۔ علیکم بستی وسنة الخلفاء المهديين الراشدين[8] میری سنت اور خلفاء راشدین کے طریقے کو لازم پکڑو"۔ عہد خلفاء راشدین میں بھی کوئی مثال ایسی نہیں ملتی جس سے یہ ثابت ہو کہ صحابہ کرامؓ نے نماز میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنے کی اجازت فرحمت فرمائی ہو۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں:

نهانا امير المؤمنين عمرؓ ان يوم الناس فی المصحف،ونهانا ان يومنا الا المحتلم[9]۔

"ہمیں امیر المؤمنین حضرت عمرؓ نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام قرآن مجید کو دیکھ کر امامت کرے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ نابالغ امامت کرے"۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال شريک القاضی:ينظر فی حال قيامه الی موضع سجوده كما قال جمهور الجماعه، لانه ابلغ فی الخضوع وآكد فی الخشوع وقد ورد به الحديث۔[10]

حضرت شریک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ کی جگہ پر رہنی چاہیے، جمہور نے یہی فرمایا ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ نظر کا سجدہ کی جگہ پر رہنا خشوع خضوع کی اعلی ترین کیفیت ہے اور اس سلسلے میں حدیث بھی وارد ہوئی ہے۔

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم ﷺ کی نماز پڑھنے کی کیفیت کے متعلق رقمطراز ہیں:

وكانﷺ اذا صلی طا طا راسه و رمی ببصره نحو الارض[11]۔

جب نبی کریم ﷺ نماز ادا فرماتے تو سر جھکائے رکھتے اور نگاہ کو زمین کی طرف لگائے رکھتے تھے"۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ موطا میں لکھتے ہیں:

ينبغی للمصلی اذا قام فی صلاته ان يرمی ببصره الی موضع سجوده، وهو قول ابی حنيفه رحمه الله۔[12]

مصلی جب قیام کی حالت میں ہو تو چاہیے کہ اپنی نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے اور یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حدیث میں ہے:

دخل رسول اللهﷺ الكعبة ما خلف بصره موضع سجوده حتی خرج منها۔[13]

جب نبی کریم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تو اپنی نگاہ پست یعنی نظر سجدہ کی جگہ سے نہ اُٹھائی، حتیٰ کہ آپ ﷺ کعبہ سے باہر تشریف لے آئے۔

جیسا کہ یہ بات درج بالا گزر چکی کہ دورانِ نماز قرآن کریم دیکھ کر پڑھنے میں حفاظتِ قرآن کے لیے نہایت نقصان دہ اور مضر ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بيده لهو اشد تفصيا من الابل فی عقلها۔[14]

قرآن کریم کی نگہداشت کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، یقیناً قرآن حکیم رخصت ہونے اور سینوں سے نکل جانے میں اونٹ کے اپنے بندھن سے بھاگنے سے زیادہ تیز ہے۔

دورانِ نماز قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا، اقوال سلف کی روشنی میں

قتادہ، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ لکھتے ہیں: اگر رات کے قیام میں پڑھنے کے لیے کچھ یاد ہے تو وہی بار بار دہرائے، لیکن قرآن حکیم کو دیکھ کر نہ پڑھے۔

عن قتادة عن سعيد بن المسيب:في الذي يقوم في رمضان إذا كان معه ما يقرأ به في ليلة، وإلا فليقرأ من المصحف، فقال الحسن :ليقرأ بما معه ولا يردد ولا يقرأ من المصحف كما تفعل اليهود .قال قتادة وقول سعيد: أعجب إلي ۔[15]

عن قتادۃ عن سعید بن المسیب: جو شخص رمضان میں قیام کرتا ہے، اگر اس کے پاس اتنا کچھ پڑھنے کے لئے ہو کہ ایک رات میں پڑھ سکے تو وہ اسی کو پڑھے، اور اگر نہ ہو تو وہ مصحف سے پڑھ لے۔ تو حسن نے کہا: وہ جو کچھ بھی اس کے پاس ہو، اسی کو پڑھے، نہ کہ وہ بار بار پڑھنے کی کوشش کرے اور نہ ہی مصحف سے پڑھے جیسا کہ یہودی کرتے ہیں۔ قتادہ نے کہا: سعید کا قول مجھے زیادہ پسند ہے"۔

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عن عمار بن یاسر انه كان يكره ان يوم الرجل الناس بالليل فی شهر رمضان فی المصحف، قال: هو من فعل اهل الكتاب[16]

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمار بن یاسرؓ کا اثر نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی رمضان کے مہینے میں لوگوں کو نماز پڑھائے اور قرآن کریم کی تلاوت دیکھ کر کرے اور پھر فرمایا کہ یہ اہل کتاب کا عمل ہے۔

درج بالا تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ اکثر اہل علم نے اس عمل کو باطل قرار دیا ہے، کچھ علماء نے اس میں نرمی برتی ہے لیکن ساتھ یہ شرط بھی بیان کی ہے کہ شدید ضرورت کے تحت ہی ایسا کیا جائے اور بغیر کسی وجہ یا شدید حاجت کے علاوہ اس عمل کو جائز نہیں کہا۔

بعض لوگ جواز کے قائل ہیں اور اپنے استدلال میں حضرت عائشہؓ کا عمل پیش کرتے ہیں:

عن عائشة رضي الله عنها، أنه كان مولاها ذكوان يصلي بها في الليل من المصحف والأصل جواز هذا ولكن أثر عائشة يؤيد ذلك أما إذا تيسر الحافظ فهو أولى لأنه أجمع للقلب وأقل للعبث لأن حمل المصحف يحتاج إلى وضع ورفع وتفتيش الصفحات فيصار إليه عند الحاجة وإذا استغنى عنه فهو أفضل[17]۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کا غلام ذکوان رات کو ان کی نماز قرآن مجید سے پڑھاتا تھا۔ اور اصل میں اس کا جواز ہے، لیکن عائشہ کے اثر سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ البتہ اگر حافظ موجود ہو تو وہ اولیٰ ہے کیونکہ یہ دل کو زیادہ یکسو کرتا ہے اور کھیل کود کم ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کو اٹھانے اور رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، صفحات کو پلٹنے میں دقت پیش آتی ہے، اس لیے اس کا استعمال ضرورت کے وقت کیا جائے، اور اگر اس سے بچا جا سکے تو بہتر ہے۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے:

وأما حديث ذكوان فيحتمل أن عائشة ومن كان من أهل الفتوى من الصحابةلم يعلموا بذلك وهذا هو الظاهر بدليل أن هذا الصنيع مكروه بلا خلاف ولوعلموا بذلك لما مكنوه من عمل المكروه في جميع شهر رمضان من غير حاجة، ويحتمل أن يكون قول الراوي كان يؤم الناس في رمضان وكان يقرأ من المصحف إخباراعن حالتين مختلفتين أي كان يؤم الناس في رمضانوكان يقرأمن المصحف في غير حالة الصلاة [18]

''سید نا ذکوان والی حدیث میں اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کو یہ معلوم نہ ہوا ہو کہ وہ دیکھ کر قرآن کریم پڑھ رہے ہیں اور مناسب بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے میں سب کا اتفاق ہے کہ یہ مکروہ ہے۔ اگر انہیں اس حالت کا علم ہوتا تو ہرگز ایک مکروہ فعل کی پورا مہینہ بغیر کسی شدید ضرورت کے اجازت دیتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ راوی کا یہ قول "ذکوان رمضان المبارک میں امامت کرتے تھے اور قرآن کریم دیکھ کر پڑھتے تھے"۔ یعنی دو الگ حالتوں کی خبر دینا ہے، ایک یہ کہ ذکوان رمضان المبارک میں امامت کرتے تھے اور نماز سے باہر قرآن مجید دیکھ کر پڑھتے تھے۔

اگر اس بات کو صحیح مان لیا جائے تو اس بات پر محمول ہو گا کہ ذکوان نماز شروع کرنے سے قبل جہاں سے پڑھنا ہوتا وہاں سے دیکھ لیتے تھے۔ جیسا کہ آج کل حفاظ بھی کرتے ہیں کہ ہر دو تراویح کے بعد قرآن دیکھ لیتے ہیں پھر ذہن نشین کر کے نماز پڑھاتے ہیں۔ ذکوان بھی ہر دو رکعت کے بعد یہ عمل دہراتے اور اگلی دو رکعت میں جتنا حصہ تلاوت کرنا ہوتا وہ یاد کر لیتے۔ اسی طرز کو راوی نے اس طرح نقل کیا کہ وہ قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھا کرتے تھے۔

اس کے علاوہ جن حضرات نے اجازت دی ہے وہ انتہائی مجبوری یا اضطراری حالت میں ہے، بغیر کسی اشد ضرورت کے کسی نے بھی جائز نہیں کہا اور پھر فرمایا کہ قیام الیل میں قرآن کریم میں سے کچھ یاد ہے تو وہی دہرائے اور قرآن حکیم دیکھ کر نہ پڑھے۔

اب اگر اضطراری حالت یا شدید ضرورت کو دیکھا جائے تو اس بات کا تعین مفتیانِ کرام کریں گے اور بتائیں گے کہ عصرِ حاضر میں اس عمل کی کس درجہ میں ضرورت یا حاجت موجود ہے۔ کیا اُمت میں اس قدر دین سے لاپرواہی اور دین سے دوری پیدا ہو گئی ہے کہ مسلمانوں کے بچوں نے حفظ کرنا چھوڑ دیا ہے یا مساجد میں ایسے امام موجود ہی نہیں جو قرآن کریم کو زبانی پڑھ سکیں۔ اصل ضرورت اور بقاء تو قرآن کریم کی ہے کہ حالتِ نماز میں قراءت اپنے حافظہ سے کی جائے تاکہ زیادہ لوگوں کو قرآن کے حفظ کی تبلیغ کی جاسکے اور حفاظتِ قرآن کے اس اہم ذریعہ کو مزید وسیع کیا جاسکے۔

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولا يحل لأحد أن يؤم وهو ينظر ما يقرأ به في المصحف، لا في فريضة ولا نافلة، فإن فعل عالما بأن ذلك لا يجوز بطلت صلاته، وصلاة من ائتم به عالما بحاله، عالما بأن ذلك لا يجوز۔ [19]

''کسی ایسے شخص کے لیے نماز پڑھانا جائز نہیں جو قرآن کو دیکھ کر پڑھ رہا ہو، نہ فرض نماز میں اور نہ ہی نفل نماز میں، اگر کسی شخص نے یہ جانتے ہوئے ایسا کیا کہ یہ جائز نہیں تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اس کی

امامت میں جو نماز پڑھ رہے ہیں ان کی نماز بھی باطل ہو جائے گی، جبکہ اسے امام کی اس حالت کا علم ہو کہ وہ نماز کے مخالف کام کر رہا ہے"۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منسوب حضرت ذکوان کا جو واقعہ ذکر کیا گیا ہے وہ ایک جزوی اور خاص واقعہ ہے، عام یا عمومی طرز کا نہیں ہے۔ اگر اس عمل کی عمومی اجازت دے دی جائے گی تو ائمہ مساجد اور معاشرہ میں حفظ اور حفاظتِ قرآن کا ایک اہم ذریعہ آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گا۔ حفاظتِ قرآن کے لیے آپ ﷺ نے خود حفظ کیا اور صحابہ کرامؓ کو بھی اس کی ترغیب فرمائی۔ دنیا جانتی ہے کہ حفاظتِ قرآن کا محفوظ ذریعہ حفظِ قرآن ہی ہے، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ [20]﴾ قربِ قیامت میں قرآن کریم کے الفاظ اُٹھا لیے جائیں گے لیکن "حفظِ قرآن" کی صورت میں حفاظت کا ذریعہ باقی رہے گا۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قرآن کریم کی نگہ داشت کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، یقیناً قرآن مجید رخصت ہونے اور سینوں سے نکل جانے میں اونٹ کے اپنے بندھن سے بھاگنے اور رخصت ہو جانے سے زیادہ تیز ہے۔

کتبِ فقہ میں قرآن دیکھ کر پڑھنے سے متعلق احکامات و جزئیات

فرض اور نفل نماز میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا جائز نہیں، ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس کی علت میں عملِ کثیر داخل ہے اور اس کے علاوہ خارج صلاۃ سے تعلیم و تلقین بھی پائی جاتی ہے۔ دیکھ کر پڑھنا اہل کتاب کا طریقہ ہے کیونکہ انہیں کتاب یاد نہیں ہوتی تھی، اُمت محمدیہ پر اللہ کریم نے اپنا خصوصی انعام فرمایا کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے سینوں میں قرآن کریم کو محفوظ فرما دیا۔ نماز میں دیکھ کر پڑھنا اُمتِ محمدیہ کے متوارث طریقہ کے بھی خلاف ہے۔

حضرت ذکوان والی روایت کا مطلب بیان کرتے ہوئے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کیا ہے کہ ذکوان قرآن کریم کو دن میں مصحف سے دیکھ کر یاد کرتے تھے اور پھر رات کو نماز میں سناتے تھے۔ روایت میں "من المصحف" کے الفاظ بیان ہوئے ہیں، نہ کہ قرآن کریم کو اُٹھانے کے، جب کہ حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ مصحف سے دیکھ کر امامت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

> قوله:(من المصحف)، والقراءة من المصحف مفسدة عندنا، فتاوله بعضهم انه كان يحفظ من المصحف فى النهار، ويقرؤه فى اليل عن ظهر قلب۔ قلت :ان كان ذكوان يقرا من المصحف، فلنا ما رواه العينىؒ: ان عمرؓ كان ينهى عنه،ورايت فى الخارج:انه كان داب اهل الكتاب، فانهم لا يتمكنون ان يقراوا كتبهم عن ظهر قلب، على انه مخالف للتوارث قطعا۔ [21]

البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے:

> (قوله:وقراءته من مصحف) اى يفسدها عند ابى حنيفه،وقالا:هى تامة، لانها عبادة انضافت الى عبادة الا انه يكره،لانه تشبه بصنيع اهل الكتاب،ولابى حنيفه وجهان: احدهما ان حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الاوراق عمل كثير، الثانى انه تلقن من المصحف فصار كما اذا تلقن من غيره، وعلى هذا الثانى لا فرق بين الموضوع والمحمول عنده، وعلى الاول يفترقان، وصحح المصنف فى الكافى الثانى، وقال: انها تفسد بكل حال تبعا لما صحه شمس الائمة السرخسى، وربما يستدل لابى حنيفة كما ذكره العلامة الحلبى بما اخرجه ابن ابى داؤد عن ابن عباس قال: نهانا امير المؤمنين ان نوم الناس فى

المصحف،فان الاصل كون النهى يقتضى الفساد واراد بالمصحف المكتوب فيه شيء من القرآن،فان الصحيح انه لو قرا من المحراب فسدت كما هو مقتضى الوجه الثانى،كما صرحوا به، واطلقه فشمل القليل والكثير وما اذا لم يكن حافظا او حافظا للقرآن وهو اطلاق الجامع الصغير۔[22]

مصنف کا یہ کہنا کہ مصحف سے قراءت کرنا،امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے،جبکہ صاحبین فرماتے ہیں کہ نماز مکمل ہے کیونکہ یہ تو ایک عبادت ہے جو کہ اضافی طور پر ایک اور عبادت کے ساتھ مل گئی ہے،ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ عمل مکروہ ہے کیونکہ یہ اہلِ کتاب کے عمل کے مشابہ ہے۔امام ابو حنیفہؒ نے دو وجوہات بیان کی ہیں،پہلی وجہ یہ ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مصحف کو اُٹھانا،اس کو دیکھنا، اور اوراق کو پلٹنا،یہ ایک عملِ کثیر ہے،دوسری وجہ یہ ہے کہ ایسا کرنا مصحف سے لقمہ حاصل کرنا ہے یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی دوسرے شخص سے لقمہ لینا ہے،اس دوسری وجہ کی بناء پر رکھے ہوئے مصحف میں اور اُٹھائے ہوئے مصحف میں کوئی فرق نہیں ہے ،جبکہ پہلی وجہ کے مطابق دونوں میں فرق آ جائے گا۔مصنف نے "کافی" میں دوسری وجہ کو صحیح قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ہر حال میں نماز کو فاسد کر دیتا ہے،چاہے رکھا ہوا ہو یا اُٹھایا ہوا ہو،اتباع کرتے ہوئے کہ شمس الائمہ امام سرخسی نے بھی دوسری وجہ کو درست قرار دیا ہے۔بسا اوقات امام ابو حنیفہؒ کے قول کے لیے یہ استدلال ذکر کیا جاتا ہے جیسا کہ امام حلبیؒ نے ذکر کیا ہے کہ ابن ابی داؤد نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ امیر المؤمنین نے ہمیں منع کیا ہے کہ مصحف میں سے دیکھ کر لوگوں کی امامت کرے کیونکہ اس کا تقاضا یہی ہے کہ نماز فاسد ہو جاتی ہے۔مصحف سے کیا مراد ہے،وہ چیز جس میں قرآن کا تھوڑا سا بھی حصہ لکھا ہوا ہو، صحیح بات یہ ہے کہ اگر وہ محراب سے بھی قراءت کرے گا،تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی جیسا کہ دوسری وجہ کا تقاضا ہے اور فقہاء نے صراحت بھی کی ہے اور مصنف نے مطلقاً ذکر کیا ہے لہٰذا یہ کم یا زیادہ قراءت دونوں کو شامل ہو گا اور اس صورت کو بھی شامل ہو گا کہ پڑھنے والا حافظ نہ ہو اور اس صورت کو بھی شامل ہو گا کہ پڑھنے والا حافظ ہو،یہ مطلقاً جامع الصغیر میں مذکور ہے۔

الدر المختار شرح تنویر الابصار میں ہے:

(وقراءته من مصحف) أي ما فيه قرآن (مطلقا) لانه تعلم،إلا إذا كان حافظا لما قرأه وقرأ بلا حمل، وقيل لا تفسد إلا بآية۔[23]

مصحف سے قراءت کرنا یعنی جس چیز میں قرآن ہو، مطلق طور پر گویا یہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے کیونکہ یہ تعلیم حاصل کرنا ہے،اِلاّ یہ کہ جو قراءت اس نے کی وہ اس کا حافظ ہو اور بغیر مصحف کو اُٹھائے قراءت کرے، کہا گیا کہ نماز فاسد نہیں ہو گی مگر ایک آیت ہو۔

المحیط البرھانی میں امام برھان الدین رقمطراز ہیں:

واذا قرا المصلی من المصحف فسدت صلاته، وهذا قول ابی حنیفة، وقال ابو سف و محمد:لا تفسد حجتهما: ان عائشه امرت ذکوان یاما متها و کان ذکوان یکره من المصحف، ولابی حنفة وجهان: احدها: ان حمل المصحف وتقلیب الاوراق و النظر فیه والتفکر لیفهم ما فیه فیقرا عمل کثیر، والعمل الکثیر مفسد لما نبین بعد هذا،وعلی هذا الطریق یفرق الحال بینهما اذا کان المصحف فی یدیه او بین یدیه او قرا من المحراب واللّٰه اعلم۔ [24]

''جب نماز پڑھنے والا مصحف سے قراءت کرے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، یہ امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے جبکہ صاحبین فرماتے ہیں کہ نماز فاسد نہیں ہو گی، ان کی دلیل یہ ہے کہ سیدۃ عائشہ صدیقہؓ نے ذکوان کو اپنی امامت کروانے کا حکم دیا تھا، ذکوان مصحف سے قراءت کرتے تھے جبکہ امام ابو حنیفہؒ نے دو وجوہات بیان کی ہیں، پہلی یہ ہے کہ مصحف کو اُٹھانا، اوراق کو پلٹنا، اس کو دیکھنا، غور و فکر کرنا تاکہ اس میں لکھے ہوئے کو سمجھ سکے پھر قراءت بھی کر سکے تو یہ سارا عملِ کثیر ہے اور عملِ کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے جیسا کہ اس کے بعد ہم بیان کریں گے اور اس وجہ کے مطابق فرق کیا جائے گا، دو حالتوں کے درمیان، مصحف اس کے ہاتھ میں ہو یا سامنے ہو یا وہ محراب سے قراءت کرے، اللہ زیادہ جاننے والا ہے''۔

بدائع الصنائع میں ہے:

ان هذا یلقن من المصحف فیکون تعلم منه، الا تری ان من یاخذ من المصحف یسمی متعلما فصار کما لو تعلم من معلم، وذا یفسد الصلاة فکذا هذا[25]

''بدائع الصنائع میں ہے کہ یہ گویا مصحف سے لقمہ حاصل کرنا ہے، لقمہ حاصل کرنا گویا اس سے سیکھنا ہے، آپ دیکھتے نہیں کہ جو شخص مصحف سے لیتا ہے اس کو متعلم، سیکھنے والا یا علم حاصل کرنے والا کہا جاتا ہے تو یہ گویا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کسی استاد سے سیکھا اور وہ تو نماز کو فاسد کر دیتا ہے لہٰذا یہ بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے''۔

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں ہے:

وکره النخعی وسعید بن المسیب والشعبی، وهو روایة عن الحسن۔ وقال:هکذا یفعل النصاری،وفی مصنف ابن ابی شیبة وسلیمان بن حنظلة ومجاهد بن جبیر و حماد و قتادة، وقال ابن حزم: لاتجوز القراءة من المصحف ولا من غیره لمصل اماما کان او غیره، فان تعمد ذلک بطلت صلاته،وبه قال ابن المسیب والحسن والشعبی وابو عبدالرحمن السلمی وهو مذهب ابی حنیفة والشافعی،قال صاحب (التوضیح) : وهو غریب لم اره عنه۔ قلت: القراءة من مصحف فی الصلاة مفسدة عند ابی حنیفة لانه عمل کثیر،وعند ابی یوسف ومحمد یجوز، لان النظر فی المصحف عبادة،ولکنه یکره لما فیه التشبه باهل الکتاب فی هذه الحالة، وبه قال الشافعی واحمد، وعند مالک واحمد فی روایة۔ لا تفسد فی النفل فقط۔[26]

امام نخعیؒ، سعید بن مسیبؒ، شعبیؒ (اور دیگر علماء) نے مصحف (قرآن) سے نماز میں قراءت کو مکروہ قرار دیا ہے۔ حسن بصریؒ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ اور انہوں نے کہا: ایسا نصاریٰ (عیسائی) کرتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ نے سلیمان بن حرب، حفصہؓ، مجاہدؒ بن جبیر، حماد اور قتادہ سے روایت کیا ہے۔ ابن حزم نے کہا، مصحف سے قراءت جائز نہیں ہے، نہ امام کے لیے اور نہ ہی کسی اور کے لیے۔ اگر کسی نے جان بوجھ کر ایسا کیا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ اسی قول کو ابن مسیب، حسن، شعبی، ابو عبد الرحمن السلمی نے اپنایا، اور یہی امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ کا بھی ایک مؤقف ہے۔ (کتاب) "التوضیح" کے مصنف نے کہا: یہ قول غریب ہے، مجھے امام ابو حنیفہؒ سے یہ قول نہیں ملا۔ میں نے کہا مصحف سے نماز میں قراءت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے کیونکہ اس میں عملِ کثیر ہے۔

امام ابو سفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک یہ جائز ہے کیونکہ اس کے نزدیک مصحف کی طرف دیکھنا عبادت ہے، لیکن پھر بھی اس میں اہلِ کتاب سے مشابہت کی وجہ سے کراہت ہے۔

امام شافعیؒ سے ایک اور قول ہے، اور امام مالکؒ سے بھی ایک روایت ہے کہ: یہ صرف نماز میں نقل پر اثر انداز ہوتا ہے، نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

خلاصہ بحث

اللہ کریم نے حفاظ کے سینوں سے قرآن کریم کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھنے کا قیامت تک کے لیے بندوبست فرمایا دیا ہے اور اللہ رب العزت نے ہر دور میں لاکھوں انسان ایسے پیدا فرمائے جنہوں نے کلامِ الٰہی کو اپنے سینوں میں محفوظ کیا اور اس کی حفاظت فرمائی۔ آپ ﷺ نے بھی قرآن کریم کو حفظ کیا اور صحابہ کرامؓ کو بھی اس کی ترغیب فرمائی، آپ ﷺ کی ترغیب سے کئی صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کو حفظ کر کے اپنے سینوں میں محفوظ بھی کیا اور پھر اس پر عمل کر کے اپنی زندگیوں پر بھی نافذ کیا۔ قرآن کریم کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ قرآن کریم کو حفظ کرنے کا ہے جو کہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ زیرِ نظر آرٹیکل میں ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ دورانِ نماز یا نمازِ تراویح میں قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنا یا سننا کیسا ہے اور اس مسئلہ کے متعلق قرآن و حدیث، اقوال سلف و صالحین اور فقہ میں اس سے متعلق کیا ہدایات و رہنمائی فراہم کی گئی ہیں، سب چیزوں کو قارئین کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فرض نماز ہو یا سنت یا پھر نفل کسی بھی نماز میں قرآن کریم کے نسخہ کو یا موبائل فون میں دیکھ کر پڑھنا یا سننا جائز نہیں ہے۔ نماز کی حالت میں ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ نماز فاسد ہونے کی دو علتیں بیان کی گئی ہیں: عملِ کثیر: دورانِ نماز قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنے میں دونوں ہاتھ مشغول رہیں گے، قرآن مجید کے اوراق پلٹنے، کھولنے اور بند کرنے میں بھی دونوں مشغول رہیں گے، جس کی وجہ سے عملِ کثیر لازم آئے گا۔ امام ابو حنیفہؒ کی دلیل ہی ہے کہ قرآن کے اوراق کو پلٹنا، اُٹھانا اور اس میں نظر کرنا عملِ کثیر ہے، اس لیے اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ تعلیم و تعلم: اس میں خارج صلاۃ سے تعلیم و تلقین بھی پائی جاتی ہے، قرآن سے پڑھنا گویا ایسے ہی ہے کہ اپنے مقتدی کے علاوہ سے لقمہ لینا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن اس کا مقتدی نہیں ہے اور اپنے مقتدی کے علاوہ لقمہ لینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، کیونکہ وہ کلام کے درجے میں ہے۔ سلف میں بعض نے قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنے کی اجازت دی ہے جس میں انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ والے اثر سے استدلال کیا ہے کہ ان

کے غلام ذکوان نماز پڑھاتے تھے اور وہ قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھتے تھے۔ اس اثر کو اس بات کا پورا احتمال ہے کہ ذکوان نماز پڑھانے سے قبل قرآن دیکھ لیتے اور پھر نماز پڑھاتے، پھر یہی عمل ہر دو رکعت کے بعد دہراتے تھے تاکہ دورانِ نماز قرآن مجید دیکھ کر پڑھتے تھے، اسی طریقہ کو راوی نے یوں نقل کر دیا کہ ذکوان دیکھ کر قراءت کرتے تھے۔ اس استدلال کے متعلق علامہ کاسانی، علامہ عینی، امام شوکانی، قتادہ و سعید ابن مسیب، امام ابن حزم اور علامہ البانی رحمہم اللہ نے اسی رائے کو اختیار کیا ہے۔ قرآن کریم میں دیکھ کر قراءت کرنے سے ہاتھ باندھنے اور سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنے کی سنت فوت ہو جائے اور اس فعل سے اہل کتاب سے تشبیہ پیدا ہو گی اور دین میں کسی ایسی چیز کا اضافہ کرنا جس کی شریعت نے اجازت نہیں دی۔ نماز میں خشوع و خضوع نہیں رہے گا، حفظ سے قراءت کرنے میں حفظِ قرآن کی تبلیغ اور حفاظتِ قرآن کا دائرہ وسیع ہو گا۔

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

[1] الشعراء 204:7

Ash-Shu'ara 7:204

[2] الحجر 9:15

Al-Hijr 9:15

[3] السیوطی، جلال الدین، الجامع الکبیر، قاہرہ، الازہر الشریف، 2005ء، ج13، ص28

Al-Suyuti, Jalaluddin, Al-Jami ' al-Kabir, Qahirah, Al-Azhar-Sharif, 2005, Vol 13, p 28

[4] النووی، محی الدین یحییٰ بن شرف، کتاب التبیان فی آداب حملۃ القرآن، بیروت، دار ابن حزم للطباعۃ والنشر والتوزیع، 1994ء، ص55

Al-Nawawi, Muhaiyuddin, Yahya bin Sharaf, Kitab al-Bayan fi Adab Hamalat al-Quran, Beruit, Dar Ibn Hazm lil Tiba'ah wan-Nashr wat-Tawzi, 1994, p 55

[5] البقرۃ 144:2

Al-Baqarah 2:144

[6] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، قاہرہ، دار التاصیل، 2012ء، رقم الحدیث:639

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Qahirah, Dar al-Taseel, 2012, Raqm al-Hadith:639

[7] طبرانی، ابو القاسم، المعجم الکبیر، قاہرہ، مکتبہ ابن تیمیہ، 1994ء، رقم الحدیث:591

Tabarani, Abu al- Qasim, Al-Mu'jam al-Kabir, Qahirah, Makrabah Ibn Taymiyyah, 1994, Raqm al-Hadith:591

[8] تبریزی، محمد بن عبداللہ الخطیب، مشکوۃ المصابیح، بیروت، المکتبہ الاسلامی، 1985ء، رقم الحدیث:165

Tibrizi, Muhammad bin Abdullah al-Khatib, Mishkat al-Masabih, Beirut, Maktabah al-Islami, 1985, Raqm al-Hadith:165

[9] السیوطی، الجامع الکبیر، ج15، ص712

Al-Suyuti, Al-Jami 'al-Kabir, Vol 15, p 712

[10] ابن کثیر، عماد الدین ابو الفداء اسماعیل، تفسیر القرآن العظیم، مصر، مؤسسۃ قرطبہ، مکتبہ اولاد الشیخ، 2000ء، ج2، ص119

Ibn Kathir, Imad al-Din Abu al-Fida, Ismail, Tafsir al Quran al Azim, Misr, Mu'assasah Qurtubah, Maktabah Awlad al- Shaykh, 2000, Vol 2, p 119

[11] البانی، محمد ناصر الدین، اصل صفۃ صلاۃ النبی ﷺ، الریاض، مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع، 2006ء، ج1، ص230

Albaniyyah, Muhammad Nasir al-Din, Asl Sifat Salat al-Nabiﷺ, al-Riyad, Maktabah al-Ma'arif lil-Nashr wat-Tawzi, 2006, Vol. 1, p 230

[12] مالک بن انس، موطا، المکتبہ العلمیہ، سن ندارد، رقم الحدیث:291

Malik bin Anas, Muwatta, al-Maktabah al -Ilmiyyah, san nadarad, Raqm al-Hadith: 291

[13] البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی، السنن الکبری، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 2003ء، رقم الحدیث:9726

Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad bin Husain bin Ali, al-Sunan al-Kubra, Beruit, Dar al-Kutab al- Ilmiyyah, 2003, Raqm al-Hadith:9726

[14] الباقی، محمد فواد عبد، اللؤلؤ والمرجان فیما اتفق علی الشیخان، قاہرہ، دار احیاء الکتب العربیہ، 1986ء، رقم الحدیث:454

Al-Baqi, Muhammad Fuwad Abd, Al-Lu'lu' wal- Marjan fima ittafaqa alayh al-Shaykhan, Qahirah, Dar Ihya al-Kutab al-Arabiyyah, 1986, Raqm al-Hadith: 454

[15] حلاوہ، محمد بن علی، الجامع العام فی فقہ الصیام، مصر، مکتبہ العلوم والحکم، 2013ء، ص350

Halawah, Muhammad bin Ali, Al-Jami' al-Aam fi Fiqh al-Siyam, Misr, Maktabah al-Uloom wal-Hikam, 2013, p 350

[16] بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب، تاریخ بغداد، بیروت، دار الغرب الاسلامی، 2002ء، ج10، ص186

Baghdadi, Abu Bakr Ahmad bin Ali bin Thabit al-Khatib, Tarikh Baghdad, Beruit, Dar al- Gharb al-Islami, 2002, Vol 10, p 186

[17] بخاری، صحیح البخاری، دمشق، دار ابن کثیر، دار الیمامہ، 1993ء، رقم الحدیث:659

Bukhari, Sahih al-Bukhari, Dimashq, Dar Ibn Kathir, Dar al-Ymamah, 1993, Raqm al-Hadith: 659

[18] کاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع، مصر، مطبعہ شرکۃ المطبوعات العلمیہ، 1328ھ، ج1، ص236

Kasani, Alauddin Abu Bakr bin Mas'ud, Badai al-Sanai, Misr, Matbah Shirkah al-Matbu'at al-Ilmiyyah, 1328 hijri, Vol 1, p 236

[19] اندلسی، علی بن احمد بن سعید بن حزم، المحلی، بیروت، دار الفکر، سن ندارد، ج3، ص140

Andlusi, Ali bin Ahmad bin Saeed bin Hazm, al-Muhalla, Beruit, Dar al-Fikr, san nadarad, Vol 3, p 140

[20] الحجر 9:15

Al-Hijr 15:9

[21] کشمیری، انور شاہ، فیض الباری علی صحیح البخاری، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 2005ء، ج2، ص277

Kashmiri, Anwar Shah, Fayz al-Bari' ala Sahih al-Bukhari, Beruit, Dar al-Kutab al-Ilmiyyah, 2005, Vol 2, p 277

[22] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم بن محمد، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، سن ندارد، ج2، ص11

Ibn Najim, Zayn al-Din bin Ibrahim bin Muhammad, al-Bahr al-Raiq Sharah al-Daqaiq, san nadarad, Vol 2, p 11

[23] حصکفی، عبد الرحمن، الدر المختار شرح تنویر الابصار، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 2002ء، ص85

Haskafi, Abdur Rahman, Al-Durr al-Mukhtar Sharah Tanwir al-Absar, Beruit, Dar al-Kutab al-Ilmiyyah, 2002, p 85

[24] ابن مازہ، برہان الدین، المحیط البرہانی، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 2004ء، ج1، ص391

Ibn Mazah, Burham al-Din, Al-Muhit al-Burhani, Beruit, Dar al-Kutab al-Ilmiyyah, 2004, Vol 1, p 391

[25] کاسانی، بدائع الصنائع، ج1، ص236

Kasani, Badai al-Sanai, Vol 1, p 136

[26] عینی، بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ودار الفکر، سن ندارد، ج5، ص225

Ayni, Badr al-Din, Umdat al-Qari sharah Sahih al-Bukhari, Beruit, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Dar al-Fikr, san nadarad, Vol 5, p 225